T01–20Aug2026 Imran/ED: Shakeel 04:00 pm

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday the August 20, 2026
(363rd Session)
Volume XVIII, No.03
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume XVIII SP.XVIII (03)/2026
No.03 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Recitation of Naat 1
3. Questions and Answers 2
4. Leave of Absence 25
5. Point of public importance raised by Senator Nadeem Ahmed Bhutto regarding the untoward behaviour of the D.C, Keamari, Karachi 27
6. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The City University Islamabad Bill, 2026] 27
7. Motion under Rule 194 (1) moved by the Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control regarding missing file of House No. 662, Street No. 99, Sector I-10/4, Islamabad 28
8. Motion under Rule 194 (1) moved by the Chairman, Standing Committee on Science and Technology on [The Islamabad Capital Territory Food Safety (Amendment) Bill, 2025] 28
9. Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2026] 29
10. Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control regarding Anti-encroachment drive by CDA in Islamabad 29
11. Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The Criminal Laws (Amendment) (Honour Killings Prevention) Bill, 2026] 30
12. Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control regarding the alleged harassment of Suleiman Khel Tribe under the pretext of identifying the illegal Afghan refugees, by the Punjab Police in District Rawalpindi 30
13. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on a point of public importance raised by Senator Manzoor Ahmed on 8th May, 2026 31
14. Presentation of Report of the Standing Committee on Defence on a point of public importance raised by Senators Kamran Murtaza and Danesh Kumar on 15th July, 2025 31
15. Presentation of Report of the Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination on the subject matter of Starred Question No. 13, asked by Senator Zeeshan Khan Zada, on 16th January, 2026 32
16. Presentation of Report of the Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives on the Resolution moved by Senator Muhammad Talha Mahmood on 1st December, 2025 32
17. Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules to take into consideration at once Bills as passed by the National Assembly 32
    - Senator Azam Nazeer Tarar 32
    - Senator Raja Nasir Abbas 34
    - Senator Aimal Wali Khan 35
    - Senator Azam Nazir Tarar (Minister for Law and Justice) 38
18. Consideration and passage of [The Defence Forces of Pakistan Bill, 2026] 42
19. Consideration and passage of [The National Command Authority (Amendment) Bill, 2026] 43

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, the August 20, 2026

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at four O'clock in the evening with Mr. Presiding Officer (Senator Manzoor Ahmed) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ

﴿١١٦﴾ وَ مَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ

ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿١١٨﴾

ترجمہ: کیا آپ نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف واپس نہیں آنا؟ پس اللہ بہت بلند و برتر ہے، جو حقیقی بادشاہ ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا رب ہے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارتا ہے، جس کی اُس کے پاس کوئی دلیل موجود نہیں، تو اُس کا حساب اللہ کے پاس ہے۔ بے شک کافر کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور کہو: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

سورۃ المؤمنون (آیات ۱۱۵تا۱۱۸)

Recitation of Naat

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے

چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دَہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں گے وہاں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا

گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

Questions and Answers

Mr. Presiding Officer:۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم We may now take up questions. Question No.130. Senator Shahadat Awan *Sahib*. Please sir.

Q.No.130

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میں نے Minister of Industries and Production سے یہ پوچھا تھا کہ کون سی ایسی companies ہیں جو high taxes کی وجہ سے یا energy costکی وجہ سے پاکستان سے exit کر رہی ہیں۔ Basically میں نے question اس لیے کیا تھا کہ یہ ہمارے Finance Minister صاحب نے ایک statement دیا جس میں اُنہوں نے بتایا کہ پاکستان سے بہت سی companies ہماری energy cost and higher taxes کی وجہ سے پاکستان سے exit کر رہی ہیں اور اس کے حوالے سے یہ جو جواب دیا گیا ہے اس میں تو یہ کہا گیا ہے کہ کوئی کمپنی بھی پاکستان سے پچھلے تین سالوں میں باہر نہیں گئی ہے۔ تو جناب Finance Minister صاحب کے statement میں اور ministry نے جو آج جواب جمع کروایا ہے، جناب، اُس کے اندر بہت زیادہ فرق ہے۔ اُس کے علاوہ جناب چیئرمین صاحب، میں آپ کو یہ بتاؤں ۔۔۔ (جاری۔۔۔۔۔T02)

T02-20Aug2026 Abdul Ghafoor/ED: Waqas 04:10 PM

سینیٹر شہادت اعوان: (جاری۔۔۔) جناب چیئرمین! اس کے علاوہ آپ کو بتاؤں کہ ایک بات تو یہ ہے کہ ان companies کی حد تک بات نہیں ہے۔ میں مزید ایوان کے دوستوں کی توجہ دلوانا چاہوں گا کہ پچھلے تین سال میں پاکستان سے جو companies exit کر گئی ہیں اس میں Shell, Telenor, Uber, Careem, Yamaha ہے۔ اس کے بعد Ariel, Always, Safeguard, Head & Shoulders, Olay, Vicks, Oral-B, Gillette, Microsoft, Pfizer and Eli Lilly ہے اور بہت

سی companies ہیں۔ میرا concern صرف اور صرف یہ ہے کہ پاکستان سے Bayer company ہے، اس طریقے سے Airlift and Yango ہے تو یہ 40 companies پاکستان سے باہر گئی ہیں ہمارے لیے یہ بہت بڑا concern ہے۔

جناب والا! اس کے لیے میرا کہنا یہ ہے کہ ایک side پر حکومت کے منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ energy cost کی وجہ سے high taxes کی وجہ سے پاکستان سے باہر کی companies جا رہی ہیں اور دوسری طرف کہتے ہیں کوئی نہیں گئی ہے۔ اس کے لیے کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ فنانس منسٹر صاحب کی statement آپ کی گورنمنٹ کی ہے یا اس کی کوئی تردید آئی ہے؟ اور آپ نے کہا کوئی نہیں گئی ہے تو اس پر کیا کہیں گے؟ جو جواب دے گا وہ بتا دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، concerned منسٹر صاحب۔

جناب بلال اظہر کیانی: (وزیر مملکت برائے ریلویز) جی، شکریہ جناب چیئرمین! ویسے تو یہ سوال Ministry for Industries سے تھا مگر ہم collective responsibility میں اور حکومت کی معاشی ٹیم کا ممبر ہوتے ہوئے، میں نے چونکہ سوال سنا ہے تو میں respond کرنا چاہوں گا۔ ان کا ویسے بھی آگے Finance سے related ایک سوال ہے اس سے ملتا جلتا ہے۔ دیکھیے! چیئرمین صاحب معزز سینیٹر صاحب نے یہاں پر ہمیشہ سنجیدہ public issues اٹھاتے ہیں، انہوں نے جو سوال پوچھا ہے وہ specifically multinational automotive companies سے related تھا کہ کون کون سی companies ہیں جنہوں نے exit کیا۔ اس حوالے سے میں نے جواب یہاں پڑھا ہے ان کو یہی بتایا گیا ہے کہ EDB کے مطابق کوئی multinational company exit نہیں کی اور again اس کے اوپر کیونکہ اب یہ بات آئی ہے تو ہم مزید اس کو check کر کے ایک مرتبہ پھر سینیٹر صاحب کو بالکل میں بتا سکتا ہوں کہ specifically اس کے اوپر اگر پھر سے اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے تو on behalf of the Finance Ministry as well میں اپنے colleagues سے پوچھ کر double check کر کے بتا سکتے ہیں۔ دوسری بات انہوں نے companies کے exit کرنے کے متعلق کی ہے۔ چیئرمین صاحب دیکھیے! overall companies کچھ exit بھی کرتی ہیں اور کافی enter بھی کرتی ہیں۔ Business environment میں کسی بھی ملک کے اندر یہ عمل جاری رہتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر exit ایک خراب exit ہو۔ کچھ exit ایسے ہوتے ہیں جہاں پر local company نے ایک multinational company کے operations کو

پاکستان میں خریدا ہوتا ہے acquire کیا ہوتا ہے اور اس میں بھی کوئی خراب بات نہیں اگر وہاں پر employment رہے اگر اس business کی growth ہو اور اگر اس سے jobs کے مواقع بڑھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر مشال صاحبہ، پلیز آپ اپنی نشت پر جائیں۔

جناب بلال اظہر کیانی: اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، اس لیے ایک تو ہر exit کو نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ دوسرا جہاں پر exits ہوئے ہیں میں ساتھ ہی ساتھ آپ کو entries کا بھی بتا دیتا ہوں۔ میں آپ کو مثال دیتا ہوں BYD، Aramco، Wafi، Gunvor، Alibaba، AD Ports، SOCAR، Mashreq Bank، Raqami یہ Mashreq Bank and Raqami دو نئے digital banking licenses جنہوں نے یہاں پر حاصل کیے ہیں۔ اسی طرح Turkish Petroleum اور US Metals، Binance ساتھ ہی ساتھ کچھ existing multinationals نے اپنی investments یا operations کو expand بھی کیا، جس میں Nestlé شامل ہے بلکہ انہوں نے World Economic Forum میں باقاعدہ حکومت کے ساتھ اس کا اعلان کیا۔ overall اس سال کا بھی record آجائے گا۔ 2023 سے 2025 تک 79 new foreign companies entered in Pakistan compared to 19 exited تو net یہ 60 companies کی entry ہے۔ پہلے گیارہ ماہ کا data ہمارے پاس fiscal year 2026 کا آیا جو کہ July 2025 سے لے کے May 2026 تک کا data ہے اس میں FDI کا جو figure ہے foreign direct investment کا وہ net figure 1.6 billion dollars positive تھا۔ gross FDI جو net کیے بغیر overall صرف inflow کو دیکھیں تو وہ 3.3 billion dollars تھا۔ یہ overall picture ہے companies کے entry اور exit کے حوالے سے ہے۔ یقیناً اس میں ہم آج بھی بطور حکومت کوشش کرتے رہتے ہیں کہ مزید سازگار business environment کو کریں domestic companies, investors and foreign companies کے لیے بھی۔ ہمارا موجودہ recent budget آیا اس میں private sector کی مشاورت کے ساتھ major tax relief packages broad-based ہم نے کیے، جس میں tax burden کو reduce کیا اور ease of doing business کو ensure کرنے کے لیے اقدامات اٹھائے اور آج بھی ہم سارے sectors کے ساتھ engaged ہیں اور آئندہ بھی ان شاء اللہ effort جاری رکھیں گے۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! Automotive کی کوئی company نہیں۔ ایک کمپنی میں ان کو ایسے تو چونکہ ایوان ہے مناسب نہیں ہے۔ ملک آگے جا رہا ہے ماشاء اللہ ہمیں اس کو appreciate کرنا چاہیے۔ آپ نے کہا کہ اتنی companies آئیں ہیں تو Yamaha کو منسٹر صاحب کہاں پر grade کرتے ہیں؟

جناب بلال اظہر کیانی: جناب چیئرمین! میں نے یہ ہر گز نہیں کہا کہ کسی company نے exit نہیں کیا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ EDB نے ایک جواب دیا۔ ہارون اختر صاحب آ گئے ہیں he is the Advisor for Industries میں نے آپ سے یہ کہا تھا کہ specific fact of automotive double check کرکے با قاعدہ ہم آپ کو پھر سے بتا دیں گے۔ اگر چیئرمین صاحب اجازت دیں۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: supplementary لے لیتے ہیں پھر آپ کے سوال کا اسی میں جواب آ جاتا ہے۔ سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔ اگر کوئی ساتھ آپ کا سپلیمنٹری ہے؟

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! یہ کہہ رہے ہیں کہ منسٹر صاحب آ گئے ہیں، جواب دے دیں، اگر جواب منسٹر صاحب نے دینا ہے لے لیں ورنہ۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں منسٹر صاحب جواب دے دیتے ہیں۔ جی پلیز۔

جناب ہارون اختر خان (مشیر برائے انڈسٹریز): جناب چیئرمین! جی، ابھی تک صرف ایک international company نے exit کیا ہے اور وہ Yamaha motorcycles بناتے تھے۔ Prime Minister صاحب نے مجھے خاص instruction دی تھی کہ میں ان سے ملاقات کروں اور پوچھوں کس وجہ سے exit کر رہے ہیں۔ انہوں نے Karachi Stock Exchange جو Pakistan Stock Exchange ہے اس میں formally inform کیا تھا پچھلے سال، لگ بھگ June-July کو کہ وہ exit کرنا چاہ رہے ہیں۔ ابھی تک انہوں نے formally Engineering Development Board کو نہیں لکھا but انہوں نے Engineering Development Board سے اجازت مانگی تھی کوئی پانچ ہزار ان کی بنی بنائی motorcycles کو بیچنے کی اجازت مانگی تھی جو Engineering Development Board نے دے دی تھی۔ یہ کوئی company کا personal معاملہ ہوتا ہے۔

آپ کو بتادوں کہ میں نے ان سے detail بات کی تھی اور ان کی چھوڑنے کی وجہ نہ پاکستان کی economy سے تعلق تھا، نہ interest rate سے تعلق تھا، نہ بجلی کی قیمت سے تعلق تھا، ان کا personal competition کا مسئلہ تھا۔ میں ان countries کا نام نہیں لینا چاہتا جس country سے motorcycle آئی تھیں، جنہوں نے اس quality کو maintain کیا اور ایسی قیمت پر موٹر سائیکلیں بیچیں جس کی وجہ سے uncompetitive ہو گئے، اس لیے انہوں نے فیصلہ کیا کہ یہاں سے manufacturing operations ہیں وہ بند کر دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: صاحب آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

(مداخلت)

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: بنیادی طور پر...

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے supplementary نہیں دیے کہ concerned minister صاحب نہیں تھے۔ میں نے ان کو دوبارہ موقع دیا کہ وہ پوچھ لیں۔ محسن صاحب آپ کو موقع دے رہا ہوں...

(مداخلت)

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے میں نے پوچھا میرا question یہ تھا کہ جو companies باہر جا رہی ہیں یا نئے لوگوں کو attract کرنے investment لینے کے لیے حکومت نے کیا قدم اٹھایا ہے؟ اس کے لیے میں نے question کیا کہ 10 جون 2026 کو فنانس منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ پاکستان میں high taxes ہیں energy cost زیادہ ہے اس لیے یہاں پر companies نہیں آ رہیں اور جو ہیں وہ جا رہی ہیں۔ میں کہنا چاہ رہا ہوں آپ نے اس کے لیے کیا steps لیے ہیں؟ اصل بات یہ تھی۔ میں نے companies نہیں گنوانی تھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، منسٹر صاحب پلیز۔

جناب ہارون اختر خان: جناب چیئرمین! اس وقت فنانس منسٹر صاحب نے بالکل صحیح کہا ہو گا جن حالات میں یہ حکومت آئی ان حالات میںinterest rates and inflation کی حالت اور ہماریmacroeconomic picture تھی اس کو ٹھیک کرنے کے لیے کچھ macroeconomic measures لیے گئے جس کی وجہ سے دو سال کے اندر اندر آپ نے دیکھ لیا کہ interest ratesآدھے ہو گئے ہیںtax rates بھی کم ہو رہے ہیں، بجلی کی قیمتیں بھی کم ہو رہی ہیں اور ایک major shiftآیا ہے جس کے اندر پاکستان میں manufacturing بڑھنے جارہی ہے۔

(جاری۔۔۔T03)

T03-20Aug2026 Mariam Arshad/ED: Shakeel 04:20 p.m.

جناب ہارون اختر خان: (جاری۔۔۔۔) ایک بڑا major shift آیا ہے جس کے اندر پاکستان میں manufacturingبڑھنے جارہی ہے۔ آپ دیکھیں کہ پچھلے سال30th June, 2026 میں جو سال ختم ہوا ہے، Large scale manufacturing 6%بڑھی ہے۔ جو تین سال کے بعد negative جارہی تھی وہ6% بڑھی ہے اور اسی سے پھر small and medium enterprisesجو ان کو supply کرتی ہیں وہ بڑھتی ہیں اور اکانومی بڑھتی ہے، اور اسی لیے اکانومی آج سے دو تین سال پہلے جو negative میں جا رہی تھی۔ آپ کا ایک قسم کا recession تھا، وہ پچھلے سال 3.7% کے قریب ختم ہوئی ہے۔ So measuresسارے لیے جارہے ہیں، قیمتیں جس کی وجہ سے firms uncompetitive ہو رہی تھیں، وہ بہتر ہوتی جارہی ہیں، بجلی کی بھی بہتر ہوتی جارہی ہیں، interest rates بھی کم ہوئے ہیں اور اس سال کے بجٹ نے آپ کو بتایا ہے کہ tax rates کم ہوئے ہیں اور ان کی جو direction ہے وہ کمی کی طرف ہو جائے گی۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: سینیٹر اعظم سواتی صاحب.supplementary please

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب پریذائڈنگ آفیسر! بنیادی طور پر بڑا زبردست، بڑا pertinent سوال ہے اس لیے کہ اس سے ملک کی معیشت اور اس کا پورا جو circle ہے وہ جڑا ہوا ہے اور بڑا اچھا جواب دیا ہے لیکن میں یہ suggest کروں گا کیونکہ معیشت تباہی کے دہانے پر ہے، اس کے آپ ایک سیکٹر کو نہیں دیکھ سکتے۔ میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ اگر اس پر ہمیں ایک detailed briefingدے دیں بجائے اس کے کہ question کوanswer کریں۔ باقی سب کے لیے ابھی اتنا وقت نہیں رہتا۔ میری یہ گزارش ہو

گی کہ اس کے اوپر ایک detailed پوری معیشت کے اوپر صرف manufacturing sector کے اوپر نہیں۔۔۔ کیوں کمپنیاں جارہی ہیں اگر کمپنی جا نہیں رہی ہے، کام نہیں کر رہی ہے اور صرف اس کا نام یہاں رجسٹرڈ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ they are no more existing here in Pakistan۔ اس کے اوپر جو ہے اگر ہمیں پوری briefing دے دیں تو یہ بڑا سودمند ہو گا اس Upper Houseکے لیے، شکریہ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر:Point of Order پر؟ پہلے questions کر لیں۔ یہ سوال مکمل ہو جائے

(مداخلت)

جناب پریذائڈنگ آفیسر: آپ Opposition leader ہیں، آپ کے لیے میں احترام رکھتا ہوں۔ ابھی یہ question اگر میں complete کرلوں، اس کے بعد آپ کو دے دیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب پریذائڈنگ آفیسر:Question hour چل رہا ہے میں صرف ایک supplementary question لے لوں محسن عزیز صاحب کا۔ نہیں نہیں Leader of the House.

سینیٹر راجہ ناصر عباس (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب پریذائڈنگ آفیسر! بہت شکریہ۔ جیسا کہ روایت چلی آئی ہے یہاں پر کہ اپوزیشن لیڈر جب کھڑا ہوتا ہے تو اس کو بات کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس حوالے سے بڑے دل کا ثبوت دیا ہے۔ دیکھیں ہم سب جانتے ہیں کہ۔۔۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : اگر کسی چیز میں procedure میں کوئی مسئلہ ہے تو point of order پر آپ بات کر لیں۔ نہیں تو questions جو چل رہے ہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ مجھے complete کر لینے دیں۔ میں بالکل آپ کو دوں گا۔ اگر کوئی مسئلہ ہے مطلب procedure کے اندر اگر اس میں ہے تو بالکل point of order پر آپ بولیں۔ otherwise کیونکہ question-

answer چل رہے ہیں۔ مشال صاحبہ اگر آپ اس طرح بات کریں گی پھر اس طرح میں house نہیں چلاؤں گا۔ جب آپ کے اپوزیشن لیڈر کھڑے ہیں تو آپ ہاتھ نیچے کرکے بات کیا کریں۔ اس طرح نہیں چلے گا۔ مشال صاحبہ house اس طرح نہیں چلتا۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: جناب پریذائڈنگ آفیسر! آپ اجازت دیں۔ پہلے بھی روایت ہے یہاں پر گفتگو کرنے کی۔ بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہم ایوانِ بالا میں ہیں جہاں قانون سازی کی جاتی ہے۔ پاکستان کے آئین سامنے رکھتے ہوئے کسی بھی system، ریاست اور نظام کی سب سے بڑی ذمہ داری ہوتی ہے کہ لوگوں کی جان، مال اور ان کی ناموس کی حفاظت کی جائے۔ پاکستان، جیسا کہ ہمارے ایک معتبر، معزز وزیرِ داخلہ نے فرمایا کہ collapse کر چکا ہے، یہ system collapse کر چکا ہے۔ اگر ایک ذمہ دار آدمی جو system کے اندر ہے وہ ایسی بات کرتا ہے ہم تو پہلے سے ہی کہہ رہے تھے کہ collapse کر چکا ہے۔ اس کا سارا system collapse کر چکا ہے۔ اب جو آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جانتے ہیں حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے لوگوں کی صحت کا خیال رکھنا، حتیٰ کہ جو آزاد ہیں ان کے لیے بھی health facilities مہیا کرنا۔ یہ بنیادی انسانی حقوق میں سے ہے اور حکومت کی duty ہے ان کو مہیا کرے۔

اس وقت کوٹ لکھپت جیل میں قیدی ہیں، جن میں سے ایک ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ ہیں، 76 سال ان کی عمر ہے۔ انہیں دہشت گردی کے کیس میں پکڑا ہوا ہے، وہ بہت بڑی دہشت گرد ہیں۔ ان کے اوپر anti-terrorist عدالت میں کیسز چلتے ہیں۔ وہ کینسر کی مریضہ ہیں، ان کا کینسر کا treatment چل رہا ہے۔ ان کو asthma کا مسئلہ ہے، 15-20 قدم نہیں چل سکتیں، مشکل میں ہیں۔ لیکن ان کو کسی قسم کا، ایک بزرگ خاتون ہونے کے باوجود کوئی ریلیف نہیں مل رہا ہے۔ اس کے باوجود کہ وہ مریضہ ہیں، وہ خود بھی جیل کے اندر دوسروں کا علاج کرتی ہیں۔ وہ 15 سے 20 قدم سے زیادہ نہیں چل سکتیں۔ ان کو مہرے کی بھی تکلیف ہے، ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ مہرے کا آپریشن ہونا چاہیے ان کا ورنہ چل بھی نہیں سکیں گی۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر! یہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔ ایک بزرگ خاتون ہیں، وہ ٹیچر رہی ہیں، معلّمہ رہی ہیں، میڈیکل کالج میں پڑھاتی رہی ہیں۔ جب نواز شریف صاحب کی بیماری کی بات چلی تو انہوں نے کہا کہ ان کو فوری طور پر treatment ملنا چاہیے اور انہی کی بنیاد پر وہ باہر بھی چلے گئے۔ وہ خود اس وقت victim ہیں بے مروتی کا، بے اخلاقی کا اور ان کو being a senior citizen اور مریض ہونے کے ان کو حقوق نہیں مل رہے۔ ان کے لیے بندوبست ہونا چاہیے تاکہ ان کو باہر بھیج دیں، گھر بھیج دیں، ہسپتال میں بھیج دیں۔، جیل میں نہ رکھیں۔

ان کو سانس کا مسئلہ ہے، سانس کے لیے وہ مشین لگاتی ہیں۔ رات کو چار چار گھنٹے بجلی جیل میں نہیں ہوتی، سانس کی تکلیف ان کو ہوتی ہے، حبس ہوتی ہے، مشکلات ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم راتوں کو خود تو آرام سے سوتے ہیں اور یہ جو senior citizen جو ہمارے لیے رول ماڈل تھے۔ ڈاکٹر یاسمین راشد ایک رول ماڈل ہیں ہمارے لیے، سب کے لیے، ڈاکٹرز کے لیے، ٹیچرز کے لیے، ماؤں کے اور ان کے ساتھ اس طرح کا ظلم ہو رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہم اس کے لیے آواز اٹھائیں، ہم بنیادی انسانی حقوق کے لیے آواز اٹھائیں، ہم سارے مل کر اٹھائیں۔ غلطیاں آپ سے بھی ہوتی ہیں، ادھر سے بھی ہوتی ہیں لیکن آئیں مل کر ان غلطیوں کا ازالہ کریں۔

دوسری بات جو میں کرنا چاہتا ہوں آپ کے colleague یہاں پر تھے جناب اعجاز چوہدری صاحب، سینیٹر تھے اب بیمار ہیں اور دل کے مریض ہیں۔ ان کا دل کے حوالے سے procedure ہوا، proper care نہیں ہوا، اس کا kidney پر اثر ہوا ہے اور اب ان کا kidney کا creatinine کا مسئلہ بنا ہوا ہے، third stage پر پہنچ گیا ہے۔ وہ جیل کے اندر ہیں، ان کا وزن 55 کلو سے بھی شاید نیچے آ گیا ہے۔ وہ دہشت گرد ہیں، بہت بڑے دہشت گرد ہیں۔ پارلیمنٹرین دہشت گرد، سیاست دان دہشت گرد یہ کب تک سلسلہ چلے گا؟ میری اپنے treasury کے وزرا سے گزارش ہے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان مسائل پر توجہ دیں تاکہ ہم چیزوں کو درست طور پر حل کر سکیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر! تیسری بات، میں زیادہ تفصیل سے بات نہیں کر رہا ہوں۔ وہاں پر باقی بھی قیدی ہیں، نوجوان قیدی ہیں، بچے ہیں، چھوٹے بڑے ہیں۔ فتوحات کا بھی اظہار کرتے ہیں، فتح بھی حاصل ہوئی ہے تو جب فتح حاصل ہوتی ہے تو انسان اپنے عوام کو بھی اس کی کوئی مٹھائی، شیرینی دیتا ہے۔ جیل کے قیدی جو ہوتے ہیں جن کی دو مہینے، چھ مہینے، چار مہینے جیل ہوتی ہے ان کو معاف کر دیا جاتا ہے، عید پر معاف کر دیا جاتا ہے۔ تو یہ جو لوگ political، سیاسی قیدی ہیں مختلف ناموں سے 9th May کے حوالے سے اور دیگر حوالے سے انہیں بھی relief ملنا چاہیے، بہت زیادہ جیل کاٹ چکے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ آپ کا point of order آ گیا ہے۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: Supreme Court نے جو پرسوں فیصلہ کیا ہے اس فیصلے کے بعد پاکستان کے اندر ایک اچھی فضا بن رہی تھی۔ ہم ایک دوسرے کے قریب ہو رہے تھے، دل قریب ہو رہے تھے، صورت حال بہتر ہو رہی تھی۔ (جاری۔۔۔۔T04)

سینیٹر راجہ ناصر عباس۔۔۔(جاری)۔۔۔۔اس فیصلے کے بعد پاکستان میں ایک اچھی فضا بن رہی تھی، ہم ایک دوسرے کے قریب ہو رہے تھے، دل قریب ہو رہے تھے، صورت حال میں بہتری آ رہی تھی، heal ہو رہی تھی، اس دن آپ بہت ناراض ہوئے تھے جناب جب آپ کو ignore کیا گیا تھا، بہتری آ رہی تھی، سپریم کورٹ کا فیصلہ Article 190 کے تحت حکومت bound ہے، executive bound ہے کہ اس پر عمل کرے۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ چیزوں کو بہتر ہونے دیں۔ سیاست دان پاکستان کو بہتری کی طرف لے کر جائیں۔ جب عدالت نے فیصلہ کر دیا ہے تو اس پر عمل کریں اور لوگوں کو تھوڑا سا خوش ہونے دیں اور آپس میں قریب ہونے کا موقع دیں تاکہ ہم اس ملک کو بہتری کی طرف لے جا سکیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب آپ کا point آ گیا ہے۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: متفقہ efforts کے ذریعے ملک کو بہتری کی طرف لے جا سکیں۔ وزیر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، میں اس سے زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا، ہم چاہتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل ہو لہٰذا ہمیں توقع ہے آپ اس پر عمل کریں گے اور آج ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ اس پر وقت سے پہلے پہلے عمل ہو جائے گا اور پاکستان کے عوام کو خوشی کا موقع ملے گا، ہم سب خوش ہوں گے اور ہم سب ایک دوسرے کے قریب ہو سکیں گے اور مل کر بہتر کام کر سکیں گے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جی وزیر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جناب میں بہت مختصر عرض کروں گا کہ جن معروضات اور نکات پر Leader of the Opposition نے ابھی گفتگو کی ہے۔ سب سے پہلے انہوں نے ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ اور اعجاز چوہدری صاحب کے حوالے سے بات کی ہے۔ جناب ہمیں خود بھی افسوس ہوتا ہے کہ جب وہ نام جو کہ یقیناً ہمارے لیے بھی قابل احترام ہیں، ہمارا ان کے ساتھ یا کسی کے ساتھ بھی نہ تو کوئی ذاتی مخالفت ہے، نہ کسی کے ساتھ ذاتی liking and disliking ہے، unfortunately پاکستان کی تاریخ کا ایک سیاہ دن تھا جسے ہم 9 مئی کے دن کے نام سے جانتے ہیں اور اس میں Military

installationپر، شہدا کی یادگاروں پر حملے ہوئے،GHQپر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی،Corps Commander, Lahoreکے گھر پر حملہ ہوااور وہ سارے scene recordپر ہیں، میڈیا وہ تمام footagesاپنے پاس محفوظ رکھتا ہے۔ ان حملوں کے نتیجے میں یہ جو فیصلے ہوئے اس میں پاکستان تحریکِ انصاف یا جن کا تعلق نہیں بھی تھا جو ان حملوں میں شامل تھے انہیں سزائیں ہوئیں، اب یہ سزائیں عدالتوں نے دی ہیں اور ان کا relief بھی عدالتوں کے ذریعے ہی آنا ہے، کسی Prime Ministerکے executive order سے یہ relief نہیں آنا۔ یہ بات بڑی clear ہے میں اس سے پہلے بھی یہ بات عرض کر چکا ہوں۔

جناب چیئرمین! جو سیاسی اختلافات ہوتے ہیں وہ ذاتی اختلافات نہیں ہوتے، لہٰذا یہ جو بات ابھی محترم Leader of the Opposition نے کی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم شاید ذاتی اختلاف کی بنیاد پر کسی کے خلاف کوئی ذاتی انتقامی کارروائی کر رہے ہیں، ایسا قطعاً نہیں ہے۔ میں نے وہ reasons بھی بتا دیے ہیں، وہ مقدمات بھی بتا دیے جس کی وجہ سے ان لوگوں کو سزا ہوئی اور اس کے بعد اب میں ان کی صحت کے حوالے سے بات کروں گا تو بالکل ان کی صحت کی مکمل ذمہ داری حکومت کی ہے اور حکومت اس ذمہ داری کو بخوبی نہ صرف محسوس کرتی ہے بلکہ وہ ادا بھی کرتی ہے۔ ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ بڑی honourable ہیں لیکن unfortunately جس دن Corps Commander, Lahoreکے گھر کے باہر یہ attack ہوا وہ physically وہاں پر خود موجود تھیں۔ مجھے اس پر کوئی خوشی نہیں ہے لیکن اس کے بعد جب انہیں سزا ہوئی، آج ان کی صحت کے حوالے سے ہم بالکل concerned ہیں۔ میں خود دوبارہ بات کروں گا کہ ان کی صحت کے حوالے سے جو points اٹھائے گئے ہیں اور جو issues ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جب وہ آپ کو سن رہے تھے تو ابھی آپ بھی انہیں سنیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب میں نے ان کا case contest نہیں کیا لیکن میں نے جو بات میڈیا پر دیکھی ہے میں وہ بات کر رہا ہوں۔ باقی ان کی صحت کے حوالے سے اور Leader of the Opposition کی گفتگو کے بعد ہم دوبارہ حکومت پنجاب اور جیل انتظامیہ سے بات کریں گے and we will make sure کہ ان کے علاج کے حوالے سے جو بھی facilities جیل کے اندر ہیں یا جیل کے باہر

ہیں وہ انہیں مہیا کی جائیں۔ میں بالکل ensure کرتا ہوں اور جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی انہیں ہسپتال میں علاج کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں اور میں ان شاءاللہ Leader of the Opposition کو اس progress کے حوالے سے بتاؤں گا کہ اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا ان کا علاج کا مسئلہ ہے تو یہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور ان کو بتاؤں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ Leader of the Opposition صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اسے دیکھ لیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: دوسری بات جو سپریم کورٹ کے حوالے سے کی گئی ہے، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں سپریم کورٹ کی بات کر لوں۔ کل جو سپریم کورٹ کا فیصلہ ہوا ہے اس کے حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب وہ فیصلہ ہوا تو سب سے پہلے ہم نے اس ایوان میں یہ بات کہی کہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر من و عن عمل درآمد ہوگا اور آج بھی ہم اس statement پر قائم ہیں۔ بس میں آخری دو جملے کہوں گا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کے حوالے سے آج بھی ہم قائم ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان سے جو رجوع کیا گیا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ کیا یہ فیصلہ صرف ایک قیدی کے لیے ہے یا for all times to come ہے کیونکہ اس وقت جو مروجہ قوانین ہیں اس میں جتنے سزا یافتہ لوگ جیلوں میں ہیں انہیں علاج کی سہولیات سرکاری ہسپتالوں میں مہیا کی جاتی ہیں، یہ point Supreme Court سے clarify ہونا ہے اور اگر سپریم کورٹ کہتی ہے کہ نہیں آپ نے من و عن اس سارے process کو جو اس وقت موجود ہے سب سے پہلے۔۔۔

(مداخلت)

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب میں وہی بات کر رہا ہوں، جناب آج بھی میں اس بات پر قائم ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب آپ کا point آ گیا ہے۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب یہ جو آٹھ ہزار قیدی ہیں ان کے حوالے سے سپریم کورٹ سے رجوع کیا گیا ہے کہ کیا یہ procedure جو کہ اس وقت law of the land ہے، جناب چیئرمین! میں صرف یہ بات کر رہا ہوں کہ law of the land یہ قانون ہے کہ اگر وہ سہولیات جو عمران خان صاحب کو چاہییں اگر وہ Government Hospitals میں نہیں ہیں تو حکومت اس بات کی پابند ہے کہ انہیں شفاء ہسپتال بھیجے یا اس سے بہتر facility دے اور حکومت اگر محسوس کرے گی کہ عمران خان صاحب کو سہولیات کی ضرورت

ہے اور وہ نہیں ہیں، بیرون ملک جانا ہے وہ بھی فیصلہ ہو سکتا ہے، ہم تو آخری حد تک جانے کے لیے تیار ہیں کہ انہیں علاج کی بہترین سہولیات مہیا کی جائیں۔ یہ ایک legal point ہے جس کی سپریم کورٹ سے clarification چاہیے، اس سے قطعی طور پر حکومت کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم انہیں علاج کی سہولت سے محروم رکھیں، قطعی طور پر اس سے یہ مراد نہ لی جائے کہ ہم سپریم کورٹ کے فیصلے کے عمل درآمد ہونے میں کوئی رکاوٹ بننا چاہتے ہیں، ہم نے پہلے دن کہا تھا اور آج پھر کہہ رہے ہیں عمل درآمد ہو گا لیکن سپریم کورٹ سے اس clarification کا آنا ضروری تھا جس کے لیے رجوع کیا گیا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ لندن کا Brompton Hospital سرکاری تحویل میں آگیا ہے۔

--

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ بات ہو گئی ہے اب آپ question پر آ جائیں۔ ضمنی سوال پر آ جائیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ محسن صاحب۔ دیکھیں راجہ صاحب، جب questions ہو رہے تھے تو میں نے آپ کو موقع دیا، آپ کا right تھا، وہ right میں نے آپ کو دیا جناب۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب میں نے موقع دیا۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب اگر آپ نے institution کو تباہ کرنا ہے تو اس کو بھی بند کر دیں اور پہلے بھی تباہ ہو چکا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی Leader of the Opposition صاحب۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: دیکھیں میں نے پوری کوشش کی ہے جب سے میں Leader of the Opposition بنا ہوں کہ ایوان smoothly move کرے، ہمارا بہتر سے بہتر اجلاس ہونا چاہیے۔ ہم نے تعاون کیا ہے۔ دیکھیں ہمیں سچ بولنا چاہیے اور حقیقت سے کبھی انکار نہیں کرنا چاہیے۔ سچ کبھی شکست نہیں کھا سکتا، سچ ہمیشہ جیت جاتا ہے۔ ہمارے وطن کے کچھ حقائق ایسے ہیں جو سچ ہیں، حقیقتیں ہیں، ہم انہیں جھٹلا نہیں سکتے ہیں۔ آپ ماشاء اللہ پڑھے لکھے آدمی ہیں، وکیل بھی ہیں، سیاست دان بھی ہیں، پارلیمانی لیڈر بھی ہیں، آپ کا تجربہ بھی ہے۔ آپ کے جوابات سے ہم مطمئن نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آفریدی صاحب آپ Chair سے مخاطب ہوں، آپ ڈپٹی چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: ہم مطمئن نہیں ہیں۔ میں نے پہلے ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ کا کہا کہ 15 سے 20 قدم وہ نہیں چل سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 9 مئی کو Corps Commander کے گھر پر حملے میں وہ شریک تھیں۔ جناب ایک انتہائی معزز خاتون پر یہ الزام اور بہتان ہے۔ ایک ایسی شخصیت جس سے آپ بھی محبت کرتے ہوں گے، ہر کوئی ان کا احترام کرتا ہے، وہ ایسی خاتون نہیں ہیں، وہ تو روک رہی تھیں۔ پھر خان صاحب نے کہا کہ جو جو مجرم ہیں ان کے خلاف مقدمات چلائیں، CCTV کیمرے کی footages لے کر آئیں اور ان کا free and fair trial کریں۔ جناب وہ دہشت گرد نہیں ہیں۔ وہ مجرمہ نہیں ہیں۔ آگے جاری۔۔۔(T-05)

T05-20Aug2026 FAZAL/ED: Shakeel 04:40 pm

سینیٹر راجہ ناصر عباس: (جاری ہے۔۔۔) جناب چیئرمین! وہ دہشت گرد نہیں ہیں۔ وہ مجرمہ نہیں ہیں۔ اس نے یہ جرم انجام نہیں دیا جس کی سزا مل رہی ہے، پھر وہ Cancer کی مریضہ ہے، ان کا treatment ہو رہا ہے۔ کمر کی جو مہریں ہیں ان کی مریضہ ہے، Asthma کی مریضہ ہے اور وہ چل نہیں سکتی۔ ارے! ایک انسانی مسئلہ ہے۔ آپ اس کو انسانی حوالے سے دیکھیں، آپ کہیں جنابِ والا وہ مجرمہ ہے، اس نے جرم انجام دیا ہے اور وہ 9 مئی کے حملوں میں کور کمانڈر کے گھر پر شریک ہے۔ کوئی سوچ سکتا ہے کہ ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ ایسا قدم بھی اٹھا سکتی ہیں؟ سوچ بھی سکتی ہیں؟ خدا کے لیے ایسا نہ کریں۔ میں نے پرسوں بھی کہا تھا کہ سیاست کو جرم نہ بنائیں کہ سیاست جرم ہے۔ وہ اتنی معزز خاتون ہیں۔

جناب چیئرمین! اسی طرح سے جناب اعجاز چوہدری صاحب کے بارے میں ہے۔ ان کا صحیح علاج نہیں ہو رہا۔ ان کے دل کا procedure ہوا۔ اس کے بعد ان کو treatment صحیح نہیں دیا گیا اور اس کے بعد ان کی Kidneys کے اوپر اثر ہو گیا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you, sir.

سینیٹر راجہ ناصر عباس: خان صاحب کا جو مسئلہ ہے۔ دیکھیں! خان صاحب کے بارے میں جب Court کا فیصلہ آیا، پورے پاکستان کے لوگوں کے اندر ایک اچھی wave گئی ہے اور صورت حال بہتری کی طرف جا رہی تھی۔ آپ نے unnecessary قدم اٹھایا ہے، آپ کو نہیں اٹھانا چاہیے۔ لہٰذا میں اس پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا، لیکن Article 190 ہم سے کہتا ہے، آپ کو bound کرتا ہے کہ اس پر عمل کریں۔ آپ اس پر عمل کریں، بالآخر دودھ میں مینگنیاں نہ ڈالیں اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ یہ جو جواب دیے جاتے ہیں، کم از کم ان کی کوئی حقیقت تو ہونی چاہیے نا؟ آپ خود پہلے کیا کہتے تھے، ابھی کیا کر رہے ہیں؟ اسی لیے ضروری ہے کہ اس مسئلے کے اوپر ہماری پہلے بھی ان سے ملاقاتیں رہی ہیں، اس کو سیاسی نقطۂ نظر سے دیکھیں۔ پاکستان کی بہتری کے نقطۂ نظر سے دیکھیں۔ پاکستان کے عوام کے دلوں میں ایک سکون کے حوالے سے دیکھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا point آ گیا ہے۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: پاکستان پہلے ہی تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ Political reconciliation کی ضرورت ہے، یہ وقت ہے کہ آپ اس کے ذریعے political reconciliation کر سکتے ہیں۔ ملک کو بہتر کر سکتے ہیں۔ آپ کی حکومت کوئی نہیں گرائے گا، ہم کبھی بھی اس طرح سے کام نہیں کریں گے جیسے آپ نے کسی طالع آزما کے ساتھ مل کر عدم اعتماد کر کے کسی کو کھڈے لائن لگائیں گے۔ ایسا نہیں کریں گے، نہ ڈریں، نہ گھبرائیں۔ ان شاء اللہ خدا خیر کرے گا لیکن جس کا حق ہے اس کو دیں۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you, sir, Question No. 70, Senator Zeeshan Khanzada Sahib.

(Q. No 70)

سینیٹر ذیشان خانزادہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین! اس میں پوچھا گیا ہے کہ پچھلے دو سالوں میں SECP میں کتنی کمپنیوں کی registration ہوئی ہے؟ تو جواب میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے دو سالوں میں تقریباً 61 بلکہ 62 ہزار registration ہوئی ہیں۔ تو یہ تعداد آیا کم ہے پچھلے سالوں کے comparison میں یا یہ زیادہ ہے؟ اس کا اس ملک کی معیشت کو کتنا فائدہ ہے؟ کیونکہ جتنا عام انسانوں کو ادھر نظر آ رہا ہے اس ملک میں، تو ادھر تو industries بند ہو رہی ہیں اور کمپنیاں بند ہو رہی ہیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ registrations تو دھڑا دھڑ ہو رہی ہیں۔ تو کیا کچھ فائدہ بھی ہوا ہے؟ اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 46 foreign companies کی registration ہوئی ہے۔ Foreign companies تو کافی ساری بند بھی ہو گئی ہیں۔ تو یہ کیا چل رہا ہے؟ جناب چیئرمین! مطلب اتنی تعداد دیکھ کر یہ حکومت کیا کہنا چاہ رہی ہے؟ اس جواب میں یہ ہمیں کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ کیا معیشت بہت اچھی اس ملک میں چل رہی ہے؟ ہمیں تو کچھ نہیں نظر آ رہا اور کیوں لوگ اس ملک میں registration کر کے پھر business بھی نہیں ہوتا اور الٹا لوگوں کا نقصان ہوتا ہے۔ وہ صرف registration ہی نہیں بلکہ ادھر investment بھی جب لے کر آتے ہیں تو ان کو کچھ فائدہ نہیں نظر آتا، کیونکہ حکومت کی policies پچھلے دو تین سالوں سے ایسی ہی رہی ہیں۔ ہمیشہ سے ہم نے یہی کہا ہے کہ long-term policy ہونی چاہیے۔ کسی sector میں long-term policy نہیں ہے، ہمیں نہیں نظر آئی۔ تو اس کے بارے میں ذرا ہمیں بتا دیا جائے کہ یہ کیا چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس میں ایک چیز add کر دوں اور وہ Secretariat کے حوالے سے ہے۔ جناب چیئرمین! میرا یہ جو سوال ہے، 24 November 2025 کو یہ سوال میں نے دیا تھا۔ تقریباً اس سوال کو بھی ایک سال ہونے کو ہے۔ ابھی تو اس data میں بھی بڑا difference آیا ہو گا۔ تو یہ ذرا میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ ہمارے سوالات جو ہیں وہ اتنے late کیوں لگتے ہیں کیونکہ اس وقت میں نے جو سوال پوچھا تھا اس وقت Industries کی نوعیت کچھ اور تھی اب کچھ اور ہو گی۔ تو یہ بھی ذرا بتا دیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Yes, Minister concerned.

جناب بلال اظہر کیانی (وزیر مملکت برائے خزانہ و محصولات): شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ کافی وسیع سوال ہے۔ میں سب سے پہلے Honourable Senator نے جو آخری سوال پوچھا ہے اس کا جواب دیتا ہوں۔ بہر حال وہ تو Secretariat سے related تھا، but ہم کوشش کرتے ہیں کہ کسی بھی House میں آئیں، چاہے وہ National Assembly ہو، چاہے وہ Senate ہو، یہاں پر آ کر جس سنجیدگی اور تفصیل سے ہم جواب دے سکیں، وہ دیں۔ تو مجھے اس چیز کا خود اندازہ تھا جب میں تیاری کر رہا تھا اور اپنی وزارت کے اہلکاروں سے briefing لے رہا تھا کہ یہ data تو fiscal year 2025 تک تھا اور اب ہم جہاں کھڑے ہیں تو data update ہونا چاہیے تو ہم نے خود ہی اب data update کر کے fiscal year 26 کے بھی figures اس لیے یہاں پر لے کر آیا ہوں، کیونکہ written answer fiscal year 25 تک تھا۔ تو fiscal year 26 میں، میں آگاہ کرنا چاہوں گا Honourable Senator کو کہ 21 foreign companies رجسٹر ہوئیں۔ Local companies with local subscribers 42,505 رجسٹر ہوئیں اور local companies with foreign subscribers 1,033 رجسٹر ہوئیں۔ تو یہ تقریباً 43,559 companies total جو ہیں، وہ fiscal year 2026 میں رجسٹر ہوئیں۔ تو یہ updated figure ہے اس مالی سال کے لیے بھی۔

دوسری بات جو سینیٹر صاحب نے کی۔ دیکھیں! وہ تو انہوں نے ایک بڑی وسیع بات کی۔ معاشی overall direction کی اور کارکردگی کی۔ جہاں تک کمپنیوں کے exit کرنے کی بات ہے یا enter کرنے کی بات ہے تو اس پر میرے خیال سے سینیٹر صاحب شاید یہاں پر موجود نہیں تھے جب سینیٹر شہادت اعوان صاحب نے اپنا سوال پوچھا۔ تو اس وقت بھی ہم نے ان کا بھی سوال اسی نوعیت کا تھا اور میں نے جواب بھی دیا مگر میں پھر سے دہراتا ہوں۔ ہارون اختر صاحب نے بھی کچھ روشنی اس پر ڈالی تھی۔ دیکھیں، یہاں پر کچھ کمپنیاں exit کرتی ہیں، مگر اسی طرح کمپنیاں enter بھی کر رہی ہوتی ہیں اور یہ کسی بھی معیشت کے اندر ایک مستقل عمل ہوتا ہے۔ اس سے پہلے میں یہ بھی بتاؤں کہ کون کون سی کمپنیاں ہیں، مثالیں دوں جنہوں نے گزشتہ ایک سال یا ڈیڑھ سال میں enter کیا ہے۔ میں ساتھ ساتھ یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ہر exit بھی ایک خراب exit نہیں ہوتا۔ جب آپ کہیں کہ کسی foreign company نے exit کیا ہے تو اکثر local آپ کے کاروبار ہوتے ہیں جنہوں نے grow کیا ہوتا ہے، جو کہ ایک multinational کے پاکستان کے کاروبار کو خریدتے ہیں اور اکثر اس کے اندر پھر مزید invest

کرکے یا اس کے اندر مزید operations بڑھاتے ہیں، اس کی production بڑھاتے ہیں اور وہاں پر روزگار بڑھاتے ہیں۔ ایک multinational company کا exit کرنے کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ کاروبار بند ہو گیا۔

دوسری بات یہ ہے اور میں چند مثالیں ضرور پیش کرتا ہوں۔ کمپنیاں جو کہ پاکستان میں گزشتہ سال ڈیڑھ میں آئی بھی ہیں، ان میں BYD ہے، Aramco ہے، Wafi ہے، Alibaba Group ہے اور AD Ports ہے۔ دو دن پہلے آپ نے دیکھا ہو گا کہ Google نے پاکستان میں دفتر کھول لیا ہے اور اب ان کے ساتھ آگے جو collaboration ہم کر سکتے ہیں۔ اس کے حوالے سے اب ان کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے جو حکومت ان کے ساتھ collaboration مزید expand کر سکتی ہے تاکہ صرف دفتر کھولنے تک یہ معاملہ نہ ہو۔ اسی طرح Mashreq and Raqami دو digital banks ہیں جو باہر سے آئے ہیں، جنہوں نے State Bank of Pakistan سے digital banking licenses حاصل کیے ہیں۔ چند اور کمپنیاں بھی میرے پاس اس وقت موجود ہیں مگر time کی قلّت کی وجہ سے میں ایک ایک کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ Nestlé ایک existing company ہے جس نے پاکستان میں مجھے exact figure ابھی یاد نہیں ہے، مگر I don't want to be held to account to this and I want to be careful but I remember ایک substantial amount ہے جو کہ I can apprise the House later, جس میں انہوں نے مزید investment کرکے اپنے operations میں expansion کی ہے اور World Economic Forum, Davos میں انہوں نے پاکستان کے ساتھ باقاعدہ اس کا اعلان کیا تھا۔

اس طرح میں آپ کو یہ بھی بتادوں کہ جو FDI (Foreign Direct Investment) کے figures ہیں، یہ پہلے 11 ماہ میں Fiscal Year 26 کے 1.6 billion dollars positive تھے۔ یہ net figure ہے۔ Gross FDI جو تھی وہ 3.3 billion dollars تھی۔ تو دیکھیے، اس لیے companies holistic picture کے حوالے سے یہ ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے سارے مسئلے ختم ہو گئے ہیں؟ کیا آج بھی difficulties نہیں ہیں؟ ہر گز نہیں۔ I think ہم نے پچھلے دو، اڑھائی سالوں کے اندر بہت substantial progress کی ہے۔ معاشی استحکام آپ کے سامنے ہے، جو ہم نے حاصل کیا ہے اور اس کا اعتراف International institutions نے بھی کیا ہے اور ratings agencies نے کیا ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ Standard &

Poor's, Moody'sاور Fitch تینوں ratings agencies میں سے ایک نے دو دفعہ ہمارے دورِ حکومت میں پاکستان کی sovereign ratingکو upgrade کیا ہے، باقی دونوں نے ایک ایک دفعہ upgrade کیا ہے اور ساتھ ساتھ جو ہمارا fiscal balanceاور primary balanceمیں جو استحکام آیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ جو ہمارے زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری آئی ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے اور اب وزیراعظم شہباز شریف صاحب نے گزشتہ budget میں اپنے وعدے کے مطابق، جیسے ہی کچھ استحکام ہمارے پاس آیا اور جیسے ہی ہمارے پاس fiscal space بنی، تو ہم اب relief measures لے کے آئے ہیں، چاہے وہ تنخواہ دار طبقے کے لیے ہوں، چاہے وہ کاروباروں کے لیے ہوں اور یہ پورا سال ایک طویل کاروباروں کے ساتھ، chambersکے ساتھ، business groupsکے ساتھ across the board مشاورت کے بعد ہم broad-based tax relief measures لے کر آئے ہیں، جس کے اندر ایک طبقے کے لیے super tax کا خاتمہ بھی ہے اور دوسرے طبقے کے لیے کمی ہے۔ اسی طرح IT exports کے لیے final tax regimeکو continue کرنا ہے۔ دیگر اور ہمارے measures ہیں۔ تو دیکھیے اور آج بھی ہمارا یہ مشاورتی عمل جاری ہے۔ حکومت Ease of Doing Business کو بھی آگے چلانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ حکومت کی policies کی continuityکی بات کی۔ میں آپ کے سامنے ابھی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ (جاری ہے-----T06)

T06-20AUG2026 Abdul Razique/Ed. Waqas Khan 04:50 p.m.

جناب بلال اظہر کیانی: (جاری) میں آپ کے سامنے ابھی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ حکومت نے پچھلے سال پانچ سال کی tariff policy کا پالیسی ہے۔ آج ہم اس کے دوسرے سال میں ہیں۔ ہم اس کو continue کر رہے ہیں۔ حکومت اس بارے میں بڑا conscious ہے کہ ہم کاروباروں کو continuity and certainty of policy دیں۔ اسی لیے ہم domestic اور foreign دونوں کاروباروں کے ساتھ یہ مشاورت جاری رکھتے ہیں۔ ان شاءاللہ آگے بھی اسی طرح اسی momentum کے ساتھ چیز بہتر بھی کرتے رہیں گے اور سینیٹرز کو آگاہ بھی کرتے رہیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ ضمنی ہے، محسن عزیز صاحب، جی پلیز۔

سینیٹر محسن عزیر: بہت شکریہ۔ ویسے تو میرا بھی آگے اسی کے متعلق سوال آرہا ہے لیکن چونکہ بہت لمبے لمبے جوابات بھی آرہے ہیں اور ضمنی سوالات بھی بہت زیادہ ہیں تو میرا خیال ہے حسب عادت اور حسب روایت میرا سوال آئے گا ہی نہیں۔ بہر حال بات یہ ہے کہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ دیکھیں automotive sector ایک چھوٹی سی کمپنی Yamaha ہے اور وہ جب بند ہوئی تو وزیراعظم صاحب نے اس کانوٹس لیا۔ خدا کرے کہ ہماری کمپنی بھی جب بند ہوتی ہیں، پاکستانی owned companies جب بند ہوتی ہیں تو اسی طریقے کا سوال جواب کریں تاکہ معلوم ہو کہ کیوں کمپنیاں بند ہو رہی ہے، ان کی کیا وجوہات ہیں۔ یاماہا کو تو ایک بہت چھوٹا سا پلانٹ تھا، وہ ہمارے خیبر پختونخوا میں تھا۔ بہر حال، دیکھیے exit تو بہت ساری کمپنیاں ہوئی ہیں، اس میں تو یہ بات نہ کی جائے، Eli Lilly بھی ہوئی ہے، باہر بھی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ Telenor بھی ہوئی ہے، Reckitt & Colman بھی ہوئی ہے۔ بہت ساری کمپنیاں گئی ہیں۔ بہر حال، اس پر ہم سوال نہیں کرتے۔ سوال یہ ہے کہ آگے ہماری growth کیسے ہونی ہے۔ اگر آئی ایم ایف کی بات ماننے پر آپ نے یہاں پر تمام نئے SECs بند کر دیے ہیں تو میرا سوال دونوں منسٹر صاحبان ہے کہ دیکھیے اگر 50 ایکڑ کا SEC ہوتا تھا، آپ اس کو بے شک بڑھا کر 70 کر لیں، اگر اس میں پانچ ملین ڈالرز کی investment required ہوتی تھی، آپ اس کو بڑھا کر بے شک 15 ملین ڈالرز کر دیں لیکن یہ تو آئی ایم ایف سے آپ ضرور کروائیں، اتنی تو writ آپ کی ہونی چاہیے کہ ہمیں یہاں پر investment بھی چاہیے اور ہمیں یہاں پر employment بھی چاہیے، اگر آپ اس طریقے کے مراعات نہیں دیں گے تو کمپنیاں یہاں سے exit ہوتی رہیں گی۔ بجلی ہماری مجبوری ہے، گیس ہماری مجبوری ہے، نہیں تھی لیکن بنادی گئی ہے۔ اب اس کے بعد آپ کے پاس کون سے ایسے resources ہیں، کون سے ایسے incentives ہیں جو incentive کے اندر incentive دیتے ہیں جس میں آپ کو نقصان بھی نہیں ہے اور آپ کمپنیوں کو یہاں لا سکتے ہیں، investment اور employment بھی لا سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

جناب بلال اظہر کیانی: سینٹر صاحب کی جو پہلی بات تھی کہ لوکل کاروباروں کا بھی اسی طرح ہی ہونا چاہیے، بالکل یوں ہونا بھی چاہیے اور ہوتا بھی ہے۔ وزیراعظم صاحب کا نمائندہ میں یہاں پر موجود ہوں، حکومت کی معاشی ٹیم کا ایک رکن ہوں۔ ہارون اختر صاحب ہیں۔ چاہے وہ Power Minister ہوں، Petroleum Minister ہوں، کامرس منسٹر یہاں پر موجود ہیں، محمد علی صاحب، مشیر برائے Privatization موجود ہیں۔ یہ سب گواہ ہیں، یہ سب اپنی باری میں شاید اس چیز کی تصدیق کریں گے، میں اس

لیےconfidence سے کہہ رہا ہوں کہ ہم سب کوstanding instructions ہیں کہ کوئی بھی پاکستانی کاروباری، کوئی بھی صنعت کار بالخصوص اگر کوئی SME exporter ہے، جتنا چھوٹا کاروبار ہے، اگر اس کے کوئی بھی issues آتے ہیں، انفرادی یا association کی یا کسی چیمبر کی صورت میں اجتماعی تو we have to prioritize them, ان کو باعزت طریقے سے سننا، ان کے ساتھ متعلقہ افسران کو بٹھانا، ان کےissues کوresolve کرنا، ان کی مشاورت کے ساتھ مسائل کا حل کرنا اور آگےpolicy making کرنا، یہ ہم سب کوشش کرتے ہیں۔ میں اسی طرح سینٹر صاحب سے بھی گزارش کرتا ہوں، ہمStanding Committees میں بھی پیش ہوتے ہیں،Senate Standing Committee on Finance میں اور دیگر میں اسی طرح کےissues آتے ہیں اور ہم وہ ذمہ داری اٹھاتے ہیں کہ ان کو لے جا کر اور پھر واپس آکر قائمہ کمیٹی کوupdate کرتے ہیں۔ اسی طرح میری سب سینٹرز سے یہاں پر گزارش ہے کہ آپ کوئی بھی اگر ایساissue سمجھتے ہیں، کوئی کاروبار، آپ ہمارے بازو بنیں، آپ ہمیں آگاہ کریں اور ہم ان شاءاللہ اس کاروبار کے ساتھ بیٹھیں گے بھی اور ہاؤس کو بھی آکرapprise کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی رانا محمود الحسن صاحب۔ یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر رانا محمود الحسن: میں ایوان کی توجہ اسی جانب مبذول کرا رہا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں میں معافی چاہتا ہوں، میں نے یہ سوچا تھا کہ آپ ضمنی سوال نہیں کر رہے ہیں تو اس لیے، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی۔

سینیٹر رانا محمود الحسن: بہت شکریہ۔ چونکہ FBR کے حکام بھی موجود ہیں، میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ پورے ملک میں سمگلنگ اس وقت عروج پر ہے اور آپ کسٹمز کے افسران کو دس دس کروڑ روپےreward کی صورت میں دے رہے ہیں۔ یہ کراچی والے بیٹھے ہیں، ہم ملتان والے ہیں یا اور جگہوں پر ہیں، وہاں کی غلہ منڈیاں سمگلنگ کے مال سے بھری پڑی ہیں اور آپCollector اورDeputy Collector کو دس دس کروڑ روپےreward کی صورت میں دے رہے ہیں۔ کوئٹہ کے گودام سے پورا مال چوری ہو گیا ہے، سارا کا سارا تبدیل ہو گیا ہے۔ میں میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میری suggestion یہ ہے کہ یہ rewards دینے کا کیا criteria ہے، میں وزیر موصوف سے میں پوچھنا چاہوں گا کیا سمگلنگ کرکے یہ reward دے دیتے ہیں؟ جناب! پورے پاکستان یں سمگلنگ ہو رہی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ میں یہ

کہ یہ بھی بتایا جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ یہ دس دس کروڑ روپے کے reward کیوں دیے جارہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، آپ کا point آ گیا۔ جی منسٹر صاحب! کامران مرتضیٰ صاحب کو بھی سنیں گے، پھر دونوں کا ایک ہی مرتبہ جواب دے دیجیے۔ جی کامران صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: پہلے تو عرض یہ ہے کہ میرے mic کا دماغ خراب ہو گیا، یہ blink کرتا رہتا ہے مگر وہاں پر نظر نہیں آتا تو اس کے کوئی دماغی توازن درست کرنے کے احکامات جاری کیے جائیں تاکہ یہ بے چارہ ہماری طرح۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کامران صاحب کے mic کو دیکھا جائے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! سوال اس وقت یہ تھا، registration کے حوالے سے بات چل رہی تھی۔ جب کمپنیوں کی registration ہو جاتی ہے، میں پوچھنا چاہ رہا ہوں registration اور operation کے دوران، اس کے درمیان جو مدت ہوتی ہے، کیا اس کا کوئی statutory, cover اس کا کوئی cover ہے کہ رجسٹریشن کے کتنے عرصے کے اندر operation شروع کرنا لازم ہے؟ دوسرا، یہ جو کمپنیاں ہیں، جو انہوں نے یہ حوصلہ افزا تعداد بتائی ہے کہ یہ اتنی کمپنیاں آئی ہیں، انہوں نے رجسٹریشن تو کروائی ہے مگر ان میں سے کتنوں نے operation شروع کیا ہے؟ جو multi-national کمپنیاں یہاں سے بند کر کے گئی ہیں، اس کا کوئی ایسا statutory mechanism ہے کہ وہ بند کر کے گئی ہیں تو ہم اس کی وجہ جاننے کی کوشش کریں اور جو بند کر کے گئی ہیں اس کی وجہ ہم نے جانی ہے یا نہیں جانی ہے اور اس میں کوئی black and white میں ہے؟ باقی تو یہ بہت اچھا کام کر رہے ہوں گے مگر statutory mechanism, وجہ جان کر کوئی document بنی ہے کہ کیوں چھوڑ کر گئے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جی متعلقہ وزیر صاحب۔

جناب بلال اظہر کیانی: جناب! پہلے میں سینیٹر محمود الحسن صاحب کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔ دیکھیے، میرے خیال سے جتنا وزیراعظم شہباز شریف صاحب کی حکومت میں enforcement کی مد میں کام کیا گیا ہے tax evasion کو روکنے کے لیے، sales tax کی چوری کو روکنے کے لیے، سمگلنگ پر جو crackdown ہوا ہے، میرا نہیں خیال، اس صدی میں کم از کم اتنا کام اس سے پہلے ہوا ہے۔ اس کا اعتراف آئی ایم ایف نے بھی خود کیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ پچھلے سال تقریباً 389 billion rupees کا figure تھا جب ہم نے بجٹ طے کیا

توenforcement کی مد میں صرف آئی ایم ایف نے پہلی مرتبہ مانا چونکہ انہوں نےcapacity دیکھی کہ حکومت نےproof کیا ہے وہ enforcement کر سکتی ہے۔ایسے ایسے سیکٹرز پر، ایسے ایسے کاروباروں پر جن کو لوگ سمجھتے تھے کہ ان پرvested interests ہیں، ان پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ شہباز شریف صاحب کی حکومت نےenforcementکاaction لیا، ٹیکس چوری روکی۔ Portsپر کسٹمز کی چوری کا یہ طریقہ کار تھا کہ جو مالimport کر رہا تھا، اس کو پتا ہوتا تھا کہappraiser کون ہے۔Importerاورappraiser میں ایک معاملہ طے ہوتا تھااور جس طرح کی آپ وہاں پر۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر فیصل سبزواری صاحب! پلیز۔جی۔

جناب بلال اظہر کیانی: جس طرح کی آپ وہاں پرvaluation کروانا چاہیں، وہ ہو رہی تھی، ایک بازار گرم تھا تو اسی حکومت کے اندر،وزیراعظم شہباز شریف صاحب کی حکومت میں faceless customs کا کام ہوا جس کے نتیجے میں یہ جوAppraiser اور import کرنے والے کا گٹھ جوڑ تھا، یہ توڑا گیااور ابimporterکے پاس کوئی طریقہ نہیں ہوتا کہ اس کو پتاہو کہ اسappraiser کون ہے یاappraiser کو پتاہو کہ importer کون ہے تاکہ آپس میں جو سودا ہوتا تھا وہ ممکن ہی نہ ہو۔ اسی طرح سمگلنگ کے مال کے پر کافی ایکشن لیا گیا ہے۔ جہاں پرکامیابی سےایکشن لیا گیا ہے وہاں پرrewards دیے گئے ہیں۔ کیا اس کا مطلب ہے کہ سمگلنگ ختم ہو گئی ہے، ہر گز نہیں۔ کیا آج بھی یہ ناسور موجود ہے، بالکل ہے تو میں، بلکہ جس طرح میں نے پہلے پیشکش کی تھی، میں آج بھی سینیٹر صاحب اور باقی ایوان سے بھی گزارش کرتاہوں کہ آپ کو جہاں پر بھیspecific instancesپتاہوں۔(جاری۔۔۔T07)

T07-02AUG2026 Taj/Ed. Mubashir 05:00 p.m.

جناب بلال اظہر کیانی: (جاری) میں آج بھی سینیٹر صاحب اور باقی ایوان سے بھی گزارش کرتاہوں کہ آپ کو جہاں پر بھی specific instances پتاہوں تو ہمارے بازو بنیں اور ہمیں آگاہ کریں اور ہم ان شاءاللہ انspecific examplesپر، جہاں پرآپ ہمیں معلومات دیں گے، ایف بی آر کا خود بھی یہ کام ہے، یہ کر رہی ہے اور وزیراعظم صاحبFBR weekly کی briefings لیتے ہیں to ensure کہ یہ چیزیں صحیح طریقے سےimplement ہوں۔آپ بھی اگر کہیں معلومات دیں گے تواس پر ہم ان شاءاللہ ضرور آپ کوupdate دیں گے۔ باقی یہissuesآج بھیexist کرتے ہیں۔اس میں ہم نےایک توازن رکھنا ہے کہ ایک طرف ہم نےtax evasion بھی روکنی ہے، ٹیکس چوری بھی روکنی ہے،آپ نےcompliance بھیensure کرنی ہےمگر ساتھ ہی ساتھbusiness environment کو

بھی preserve کرنا ہے تاکہ لوگ کاروبار بھی کر سکیں، لوگ harass نہ ہوں۔ یہ ایک توازن ہے، اس کو برقرار بھی رکھنا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ensure کرنا ہے کہ evasion بھی ختم ہو اور جہاں پر بھی سمگلنگ کا عنصر ہے، اس کو کم کیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Question Hour is over. Leave of Absence.

Leave of Absence

Mr. Chairman: Senator Mohammad Ishaq Dar has requested for the grant of leave for 18th August, 2026 during the current session due to official engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Qurat-Ul-Ain Marri has requested for the grant of leave for 17th and 18th August, 2026 during the current session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Khalil Tahir has requested for the grant of leave from 18th to 28th August, 2026 during the current session due to visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Fawzia Arshad has requested for the grant of leave for 17th and 18th August, 2026 during the current session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Samina Mumtaz Zehri has requested for the grant of leave for 17th August, 2026 during the current session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Umer Farooq has requested for the grant of leave from 17th to 21st August, 2026 during the current session due to visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Dostain Khan Domki has requested for the grant of leave from 17th to 21st August, 2026 during the current session due to visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Dr. Zarqa Suharwarthy has requested for the grant of leave from 17th to 24th August, 2026 during the current session due to visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Kamran Murtaza has requested for the grant of leave for 18th August, 2026 during the current session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Yes.

سینیٹر شہادت اعوان: اس کے بعد قائد حزب اختلاف کھڑے ہوگئے، ان کو وقت ملا اور انہوں نے 35 منٹ لیے۔ ایک گھنٹے کا Question Hour ہوتا ہے۔ دو اجلاسوں کے بعد آج ٹوٹل دو سوالات ہوئے تو آپ نے کہا کہ Question Hour over ہوگیا، ہمارے read over ہوگئے۔ باقی کو یا تو بیچ میں وقت نہ دیتے یا ان سوالات کو defer کردیں، جناب! یہ بہت important tool ہے---

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے defer کردیتے ہیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا Point of Order کیا ہے؟ پلیز جلدی کریں۔

Point of public importance raised by Senator Nadeem Ahmed Bhutto regarding the untoward behaviour of the D.C, Keamari, Karachi

سینیٹر ندیم احمد بھٹو: سیکرٹریٹ میں جمع ہے۔ 21 جولائی کو میں نے ڈپٹی کمشنر کیماڑی سے ایک public importance کے حوالے سے وقت مانگا تو 21 جولائی کو ان سے میری meeting fix ہوئی۔ ان کے آفس سے مجھے کال آئی کہ آپ آجائیں ڈی سی صاحب آپ کو یاد کر رہے ہیں، بلا رہے ہیں۔ میں چار، پانچ منٹ میں ان کے آفس پہنچا تو ڈی سی صاحب آفس میں موجود نہیں تھے۔ چیئرمین صاحب! میری گزارش ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: میں کمیٹی کو refer کر دیتا ہوں، تشریف رکھیں۔

سینیٹر ندیم احمد بھٹو: ٹھیک ہے۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔

Mr. Chairman: Order No. 3, Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may Order No. 3. On her behalf Senator Khalida Ateeb Sahiba, please move the motion.

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The City University Islamabad Bill, 2026]

Senator Khalida Ateeb: On behalf of Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, I move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a Bill to provide for the establishment of the City University Islamabad [The City University Islamabad Bill, 2026], introduced by Senator Nadeem Ahmed Bhutto on 10th February, 2026, may be extended for a period of sixty days with effect from 10th August, 2026.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No. 4, Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, may move Order No. 4.

Motion under Rule 194 (1) moved by the Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control regarding missing file of House No. 662, Street No. 99, Sector I-10/4, Islamabad

Senator Faisal Saleem Rehman: I, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a matter regarding missing file of House No. 662, Street No. 99, Sector I-10/4, Islamabad moved by Senator Abdul Shakoor Khan on 6th March, 2025, may be extended for a period of sixty days with effect from 9th August, 2026.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No. 5, Senator Kamil Ali Agha, Chairman, Standing Committee on Science and Technology, may move Order No. 5.

Motion under Rule 194 (1) moved by the Chairman, Standing Committee on Science and Technology on [The Islamabad Capital Territory Food Safety (Amendment) Bill, 2025]

Senator Kamil Ali Agha: Thank you Mr. Chairman. I, Chairman, Standing Committee on Science and Technology, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a Bill further to amend the Islamabad Capital Territory Food Safety Act, 2021 [The Islamabad Capital Territory Food Safety (Amendment) Bill, 2025], introduced by Senator Samina Mumtaz Zehri on 19th May, 2025, may be extended for a period of sixty days with effect from 10th August, 2026.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No. 6, Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, may move Order No. 6.

Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2026]

Senator Faisal Saleem Rehman: I, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, present report of the Committee on a Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2026], introduced by Senator Mohammad Abdul Qadir on 11^{th} May, 2026.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 7, Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, may move Order No. 7.

Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control regarding Anti-encroachment drive by CDA in Islamabad

Senator Faisal Saleem Rehman: I, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Danesh Kumar on 15^{th} May, 2026, regarding Anti-encroachment drive by CDA in Islamabad.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 8, Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, may move Order No. 8.

Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The Criminal Laws (Amendment) (Honour Killings Prevention) Bill, 2026]

Senator Faisal Saleem Rehman: I, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, present report of the Committee on a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) (Honour Killings Prevention) Bill, 2026], introduced by Senator Samina Mumtaz Zehri on 19th January, 2026.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 9, Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, may move Order No. 9.

Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control regarding the alleged harassment of Suleiman Khel Tribe under the pretext of identifying the illegal Afghan refugees, by the Punjab Police in District Rawalpindi

Senator Faisal Saleem Rehman: I, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Manzoor Ahmed on 8th May, 2026, regarding the alleged harassment of Suleiman Khel Tribe under the pretext of identifying the illegal Afghan refugees, by the Punjab Police in District Rawalpindi.

Mr. Chairman: Report stands laid. [Followed by T08]

T08-20Aug2026 Rafaqat Waheed/Ed: Shakeel 5:10 pm

Mr. Chairman: Order No.9, Faisal Saleem Rehman sahib.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on a point of public importance raised by Senator Manzoor Ahmed on 8th May, 2026

Senator Faisal Saleem Rehman: I, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Manzoor Ahmed on 8th May, 2026, regarding the alleged harassment of Suleiman Khel Tribe under the pretext of identifying the illegal Afghan refugees, by the Punjab Police in District Rawalpindi.

Mr. Chairman: Report stands laid. Senator Muhammad Talha Mahmood, Chairman, Standing Committee on Defence may move Order No.10.

Presentation of Report of the Standing Committee on Defence on a point of public importance raised by Senators Kamran Murtaza and Danesh Kumar on 15th July, 2025

سینیٹر محمد طلحہ محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

I, Chairman, Standing Committee on Defence hereby present report of the Committee on a point of public importance raised by Senators Kamran Murtaza and Danesh Kumar on 15th July, 2025, regarding inflated airfare for flights to Quetta.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.11, Senator Sherry Rehman, Chairperson, Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination, may move the Order.

Presentation of Report of the Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination on the subject matter of Starred Question No. 13, asked by Senator Zeeshan Khan Zada, on 16th January, 2026

Senator Sherry Rehman: Mr. Chairman, thank you. I beg leave to present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 13, asked by Senator Zeeshan Khan Zada, on 16th January, 2026, regarding the climate related international agreements and commitments signed by Pakistan.

Mr. Chairman: Report stands laid. Senator Qurat-Ul-Ain Marri, Chairperson, Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives may move Order No.12.

Presentation of Report of the Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives on the Resolution moved by Senator Muhammad Talha Mahmood on 1st December, 2025

Senator Qurat-Ul-Ain Marri: Mr. Chairman, thank you. I, Chairperson, Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives, hereby present report of the Committee on the Resolution moved by Senator Muhammad Talha Mahmood on 1st December, 2025, regarding the effective steps taken by the Government to control unemployment in the country.

Mr. Chairman: Report stands laid. Law Minister sahib.

Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules to take into consideration at once Bills as passed by the National Assembly

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! میری ایک request ہے، ایک supplementary agenda ہے، ابھی transmit ہوا ہے، دو amendments جبکہ ایک Bill قومی اسمبلی نے pass کیا ہے۔ جناب! ہم نے جب 27ویں آئینی ترمیم کی تھی تو آرٹیکل 243 میں کچھ amendments کی گئی تھیں جن کے ذریعے جو چیئرمین، جائنٹ چیف آف اسٹاف کمیٹی کا آفس تھا، اسے abolish کیا گیا اور چیف

آف ڈیفنس فورسز کا آفس، concurrently چیف آف آرمی اسٹاف کا جو ہے، وہ establish کیا گیا۔ اسی طرح جو ہمارے strategic decisions ہوتے ہیں، اس کے بارے میں بھی Commander of Strategic Force کا ایک office introduce کروایا گیا۔ وہ National Command Authority Act, 2010 کے ذریعے deal کرتے تھے۔ جناب! ایک تو وہ دو corresponding amendments ہیں، ایک Bill میں جس میں ان کے نئے آفس کا، nomenclature کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ کچھ جگہوں میں ایک nomenclature کی deletion تھی۔ ابھی recently جنرل عامر رضا کی appointment ہوئی ہے۔

دوسرا جو بل ہے، ہم نے آئین کے تحت جو چیف آف ڈیفنس فورسز کا office establish کیا، concurrently چیف آف آرمی اسٹاف، ان کے بارے میں کہ ان کے سیکرٹریٹ یا ان کے آفس کے قیام کے لیے۔ اس میں ان کے جو functions ہیں، یہ چار provisions ہیں جس میں ان کے role اور ان کے functions کو subordinate legislation کے ذریعے introduce کرایا ہے تاکہ چیزیں smoothly چلیں اور تینوں فورسز میں جو ایک cohesion ہے، وہ برقرار رہے۔ میری یہ استدعا تھی، منسٹر آف ڈیفنس موجود ہیں، اگر اسے take up کر لیا جائے۔

Mr. Chairman: Khwaja Muhammad Asif, Minister for Defence, may move Order No.16.

Khwaja Muhammad Asif (Minister for Defence): I move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in Senate, 2012 that the requirements of Rule 118 and 120 of the said Rules be dispensed with in order to take into consideration at once Bills as passed by the National Assembly at Order No.17 to 20.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

سینیٹر ایمل ولی خان: اس پر بحث تو کرا دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کو تو موقع ملا تھا۔

سینیٹر ایمل ولی خان: کب؟

جناب چیئرمین: دیکھیں! رولز suspend ہوئے ہیں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: نہیں جناب! یہ بل ابھی پیش ہوا ہے، کیا اس پر بحث نہیں ہونی چاہیے؟ آپ کہتے ہیں موقع ملا ہے جبکہ ابھی تو یہ بل پیش ہوا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! کاپی آپ کی table پر ہے، دو ترامیم ہیں، میں نے ابھی explain کیا ہے۔ یہ قومی اسمبلی سے pass ہوا ہے۔ اسی پارلیمنٹ سے pass ہوا ہے۔ بات کرنی ہے تو کریں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جمہوریت کے ساتھ یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ جناب! ہم تو آپ لوگوں پر فخر کرتے ہیں لیکن یہ کیا کھیل ہے؟

Mr. Chairman: I give the floor to Leader of the Opposition.

سینیٹر راجہ ناصر عباس: اس بل کی کاپی ابھی تک ہمیں نہیں ملی ہے۔

(Interruption)

Mr. Chairman: Let the Leader of the Opposition speak. Please order in the House.

Senator Raja Nasir Abbas

سینیٹر راجہ ناصر عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ماشاءاللہ، چیئرمین سینیٹ صاحب! آپ senior politician ہیں، یہاں seasoned politicians اور سینیٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، میں یہاں سینیٹ میں ایک ابتدائی طالب علم کے طور پر موجود ہوں۔ میرا ایک سوال ہے کہ کیا اس طرح سے bill pass کروائے جاتے ہیں؟ کوئی حادثہ ہو گیا ہے؟ اس طرح تو نہیں ہوتا۔ یہ تو قانون سازی کا دنیا میں کوئی طریقہ ہی نہیں ہے۔ کیا ایسے قانون بنائے جاتے ہیں؟ اچانک آسمان سے جیسے کوئی چیز گرتی ہے۔ جناب! اس کو proper procedure کے تحت کرنا

چاہیے۔ ہمیں یہ بل پہلے ملنا چاہیے۔ میرے خیال میں ابھی تک یہ بل میرے پاس table پر نہیں ہے۔ ابھی آیا ہے۔ جناب! میری گزارش یہ ہے، جو طریقہ کار ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اسے پڑھ لیں۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: ابھی کیا پڑھنا ہے اس کو۔ ابھی کیا ہے یہ؟ ایسے ہوتا ہے بل کا pass ہونا؟ اگر دو دن بعد ہو جائے، تین دن بعد ہو جائے، چار دن بعد ہو جائے، پہلے مل جائے، اس کا مطالعہ کیا جائے، اس پر بحث کی جائے، یہاں پر debate ہو، اس کے بعد یہ pass ہو جائے تو کیا کوئی مسئلہ ہے؟

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی اپوزیشن! میں آپ سے ایک گزارش کروں۔ یہ ایک bill pass ہوا ہے۔ یہاں حکومت کا بل ہے، وہ لے کر آئے ہیں۔ اب اس پر بحث کے لیے میں نے لیڈر آف دی اپوزیشن کو time دیا ہے۔ آپ اگر بحث کرنا چاہیں تو کریں ورنہ I have to take the sense of the House.

سینیٹر راجہ ناصر عباس: جناب! اس کو کمیٹی میں بھیجیں۔ ہم اس رویے کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس پر احتجاج کرتے ہیں۔ یہ درست طریقہ نہیں ہے۔ جناب! آپ ماشاءاللہ، انتہائی عقل مند، سمجھدار اور باوقار شخصیت ہیں۔ قانون سازی کا جو طریقہ کار ہوتا ہے، اس کے مطابق چلائیں۔ خدانخواستہ کوئی حادثہ ہو گیا ہے؟ کوئی طوفان یا زلزلہ آ گیا ہے؟ دو چار دن بعد ہو جائے، پانچ دن بعد ہو جائے، اس میں کیا حرج ہے؟ یہ رویہ ٹھیک نہیں ہے۔ للذا، ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر پاکستان تحریک انصاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: ایمل ولی خان صاحب۔

<u>Senator Aimal Wali Khan</u>

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! شکریہ، آپ نے موقع دیا۔ چیئرمین صاحب! ہماری تو چالیس سال عمر گزری ہے۔

جناب چیئرمین: چالیس سال تو کچھ بھی نہیں ہے۔

سینیٹر ایمل ولی خان: مجھے پتا ہے لیکن سیاست کی تاریخ سو سال سے اوپر کی رکھتا ہوں۔ ان چالیس سالوں میں ہم نے بڑے اچھے جمہوریت پسند لوگوں کو دیکھا۔ ہر پارٹی میں ہوتے ہیں، ہر دور میں ہوتے ہیں اور ہر وقت میں ہوتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر جنوبی پنجاب میں، اگر سرائیکی بیلٹ میں آج کے دور میں کوئی سیاست یا جمہوریت کی مثال لینا چاہتا ہو تو وہ جناب چیئرمین یوسف رضا گیلانی صاحب ہیں جنہوں نے جمہوریت کے لیے قربانیاں دی ہیں۔ جیل جانے کو ترجیح دی لیکن یوسف رضا گیلانی صاحب نے ایک دستخط نہیں کیے۔ (T09 پر جاری ہے)

T09–20Aug2026 Tariq Mahsud/ED Waqas 05:20 pm

سینٹر ایمل ولی خان (جاری۔۔۔) جمہوریت اور آئین کے حقوق کے لیے اپنی زندگی وقف کی۔ میں پیچھے بیٹھے ہوئے پرویز انکل کو دیکھ رہا ہوں۔ پرویز انکل کو انقلاب کے وقت میں بہت آوازیں دی جاتی تھیں۔ پرویز انکل بیچارے آج کل جو نیاSense ہے، اس میں Sense نہیں ہے۔ میرے چاچا بیٹھے ہیں جنہوں نے بل پیش کیا۔ ہم تو100 سال سے مار کھاتے آرہے ہیں، میں پھر بولوں گا ان بلوں کی مار کھائیں گے پھر ہم روئیں گے، بھلے کچھ ہو نہ ہو، وہ جو ایک رشتہ ہے اس کے لیے ہم روتے رہیں گے۔

جناب! ہمیں صرف اشخاص کے لیے قانون نہیں بنانے چاہئیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہم یہ پڑھیں؟ یہ کیا مذاق ہے؟ ,Class 1, 2 3, 4 کے طالب علم سے بھی جب امتحان لیا جاتا ہے تو اس کو پہلے چیزیں پڑھائی جاتی ہیں، Course دیا جاتا ہے اور Senate میں مذاق کیا کہ پڑھو نا ابھی پڑھو۔ واہ! واہ سر! آئین و قانون کی بات ہے۔ کیا بات کریں، کیا روئیں، کیا ہنسیں۔ صرف اس بل کو تو چھوڑ دیں۔ کل پرسوں جو ہوا، صدارتی !Award مطلب جن کو نشانِ عبرت بنانا ہے، ان کو نشانِ امتیاز اور نشانِ جرات اور پتہ نہیں کیا، بھائی نشانِ عبرت بناؤ۔ عوام رو رہی ہے۔ آپ نے Interior Minister کو کس بات کا تمغہ دیا ہے؟ پورے پاکستان میں، بلوچستان میں حالات دیکھیں، پختونخوا میں حالات دیکھیں، سندھ میں حالات دیکھیں، کشمیر میں حالات دیکھیں، پنڈی میں حالات دیکھیں۔ بھائی تمغے دے دو، تمغے دے دو، ہر کسی کو شوق ہے۔ Finance Minister کی میں قدر کرتا ہوں، لیکن میں اس وزیر کی قدر کرتا ہوں جو کہتا ہے کہ مجھے نہیں چاہیے تمغہ، بھائی میں تو بیٹھا ہی خدمت کے لیے ہوں۔ یہ تمغوں کی بات ہے یا خدمت کی بات ہے؟ آج مجھے ہمارے محترم اعظم نذیر تارڑ صاحب بتائیں نا، کہ کیا ان تمغوں کی نظریاتی طور پر آپ نے مخالفت کی ہے یا نہیں کی؟ کی ہے؟ آج ماشاءاللہ۔ کوئی بتاؤ پیمانہ کیا ہے؟

Award دینے ہیں جناب، نشانِ امتیاز دینے ہیں تو جو Economic Policy کی وجہ سے عوام مر رہی ہے ان کو دو! قانون بالکل بناؤ، امتحان میں نہیں ڈالو۔ جو امتحان میں آپ ڈال رہے ہو، تمام پاکستان کو ڈال رہے ہو۔ بھائی! اتنی اچھی چیز ہے تو چھپ کے کیوں کرتے ہو؟ جب اتنی بہترین چیز ہے تو یہ چھپ چھپ کے کیا کہ ایک دم Media Channel بھی اب آؤٹ ہوگا، یہ تقریر کچھ مجھے نشر کرکے دکھا دے آج، YouTube بھی بند ہوگا، PTV بھی کٹ ہوگا، کچھ نشر بھی نہیں ہوگا، کچھ بھی نہیں ہوگا کیونکہ ہم ایک بہت بہترین قانون لانے والے ہیں۔ ہمیں الحمدللہ سمجھا دیا گیا ہے، اس پہ بحث مباحثہ ہو گیا ہے، اس پہ Defence Committees میں بحث ہو گئی ہے اور پھر سب نے مل کے بیٹھ کے یہ فیصلہ کر لیا، ہمیں پتہ ہے کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ لیکن اگر یہی حالات ہیں، تو جناب I feel کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کو اس سے بالکل بری الذمہ نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ یہ ایک شریک کام ہے۔ عہدے، چاہے وزارت کے عہدے ہوں یا آئینی عہدے ہوں، وہ عہدے ذمہ داری والے ہوتے ہیں۔ یہ عہدے protocol والے نہیں ، یہ نہیں ہے کہ آئینی عہدے protocol والے ہیں۔ اور جب آئینی عہدے صرف protocol والے لگیں گے، تو پھر عوام کو یہ feel ہوگا کہ آئینی عہدوں کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ تو لہٰذا آئینی عہدے protocol کے لیے نہیں، بلکہ حکومت کی شراکت داری کے لیے ہیں۔ آپ دونوں اس وقت جو ہو رہا ہے اور جس طرح یہ نظام چلا رہے ہو، I am sorry to say آپ لوگ خود جمہوریت کا جو قصہ ہے اس کو ایک مردہ بنا کے اس کے تابوت میں کیل ٹھونکنے والے کام کر رہے ہو۔ اور اگر یہ system ایسے ہی چلتا رہا، تو میرے خیال میں ہمیں بھی مجبوراً، مجھے پتہ ہے پاس ہوگا۔ وہ تو جو صوبے والی بات کر رہے ہیں، اس کو بھی لائیں ذرا میدان میں! کہاں گئے وہ ببر شیر جو صوبے بنانا چاہ رہے ہیں؟ پنجاب سے آواز اٹھاتے ہو پختونخوا کے صوبے کی، جنوبی پنجاب کیوں نہیں بناتے؟ صرف گولیاں کھلاؤ گے لوگوں کو؟ صرف ووٹ لوگے لوگوں سے؟ جہاں پہ حقیقتاً کام کرنا ہے اٹھو، کام کرو، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ قوموں کو تباہ نہیں کرو، قوموں کو بناؤ! پختون کو بناؤ، بلوچ کو بناؤ، سندھی کو بناؤ، مہاجر کو بناؤ، پنجابی کو بناؤ اور سرائیکی کو بناؤ! یہ نہیں کہ مجھے طاقت چاہیے۔ مجھے پتہ ہے، آپ کو پتہ ہے کہ جو وزیر ہے، کس کا وزیر ہے اور کہاں سے وزیر ہے۔ لیکن بدنامی آپ کی اس لیے ہے کہ آپ کی صفوں میں بیٹھا ہوا ہے وہ وزیر۔

وہ آج آئے میدان میں بات کرے نہ کہ نظام ختم ہے، تو ہم بتائیں گے کہ نظام کیوں ختم ہے اور میں جناب یہ request کرتا ہوں کہ ایک دن Senate کا اجلاس صرف اس بات پر ہو کہ جو حکومت میں یہ جو وزیر یا حکومت اس کو اپنے سر پر لے یا نہ لے، لیکن یہ جو شوشہ

چھوڑا گیا ہے کہ نئے صوبے بنائیں گے یا نئے Administrative Units بنائیں گے، اس پہ کھلی بحث ہونی چاہیے اور پاکستان کی تمام تر عوام کو سننا چاہیے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ خود سرائیکی بیلٹ سے تعلق رکھتے ہیں، تاریخ آپ سمجھتے ہیں، حال آپ سمجھتے ہیں، مستقبل آپ سمجھتے ہیں۔ اس بحث کو صرف کھولیں کہ کیا پاکستان میں نئے صوبے کیا بننے چاہئیں۔ ہاں بننے چاہئے، کیوں نہیں بننے چاہئیں۔ کس طریقے سے بننے چاہئیں؟ اور قوموں کو غلامی کے ساتھ آپ نہیں رکھ سکتے، ان کو آزاد کرکے اپنے ساتھ رکھو گے۔

پاکستان تب ترقی کرے گا جب اس پاکستان میں پختون، بلوچ، سندھی، پنجابی، سرائیکی، ہندکو، مہاجر، مسلمان، سکھ، ہندو، جو بھی ہے، جب سب مطمئن ہوں گے تب پاکستان آگے بڑھے گا اور جس طرح یہ نظام چل رہا ہے، I am sorry to say یہ جمہوری طریقہ ہم نے کبھی سیکھا ہی نہیں ہے، تو ہم اس طریقے سے بائیکاٹ کریں گے۔ Thank you!

جناب چیئرمین: وزیر قانون۔

Senator Azam Nazir Tarar (Minister for Law and Justice)

جناب اعظم نذیر تارڑ (وفاقی وزیر قانون): میں صرف یہ explain کر دوں کہ قومی اسمبلی۔۔۔ سن لیں، کم از کم آپ سن کے جائے، آپ بھائی ہیں ہمارے۔ جناب دیکھیں، اگر تو rules یہ نہ provide کرتے ہوں کہ supplementary agenda آ سکتا ہے، تو میں سمجھوں گا کہ ہم غلط کر رہے ہیں۔ اگر rules یہ نہ provide کرتے ہوں کہ جب ایک House قانون پاس کرکے بھیجتا ہے، تو دوسرا House اسے at once consideration میں لیتا ہے۔ ہم rules suspend کرکے کمیٹی کو بھیجتے ہیں، میرے rules آج بھی یہی کہتے ہیں۔ دو amendments ہیں جناب! ایک جو ایکٹ تھا ہمارا، جسے ہم National Command Authority Act 2010 کہتے ہیں۔ ایک ہم نے اس میں سے word omit کیا ہے 'Chairman Joint Chiefs of Staff Committee' کا، کیونکہ یہ جو office اور عہدہ تھا، یہ 27ویں آئینی ترمیم میں Article 243 کو ترمیم کرتے ہوئے ختم کر دیا گیا اور اس کی substitution ہو گئی 'Chief of Defence Forces' concurrently 'Chief of Army Staff' کے ساتھ۔ یہ طے ہو گیا جناب۔ دوسرا، ایک اور office create کیا گیا جس کی recent past میں کچھ دن پہلے تقرری ہو گئی ہے، جنرل عامر رضا صاحب جس پہ لگے ہیں، وہ ہیں 'Commander of the National Strategic

'Command۔ یہ ایک بل ہے، اس کی یہ دو provisions ہیں اس میں بتائیں کون سا ریاضی کا یہ فارمولا ہے جسے حل کرنے کے لیے ہمیں مل بیٹھ کے بیٹھنا ہے؟ یہ already آئین میں ترامیم ہو چکی ہیں، انہیں translate کیا ہے اس ایکٹ میں، صرف یہ دو ترامیم ہیں۔

جناب ! دوسرا، جب ہم نے 'Chief of Defence Forces concurrently Chief of Army Staff' کا officeبنایا، تو وہ بھی آئین کی کمانڈ ہے Article 243 ۔ Army Act میں کچھ corresponding amendments اس وقت کی گئیں۔ اب ان کا جو ایک دفتر قائم ہونا ہے، secretariatہے، اس کی smooth functioning کے لیے تاکہ structured mannerمیں وہ اپنے functions جو ہیں اور اپنی authority exercise کریں۔ جناب ! ہمارا آئین اور ہمارا قانون ہمیں پابند کرتا ہے کہ جو بھی office holder ہے، اس نے قانون کے دائرے میں رہ کے کام کرنا ہے۔ یہ پابند کر رہا ہے قانون کہ کون سا اختیار ان کا ہے، کون سا اختیار وزیر اعظم اور صدر کا ہے، کون سا اختیار جو ہے افواج پاکستان کے بارے میں Federal Governmentانہیں بتائے گی کہ انہوں نے کیا کرنا ہے۔اس کی کل چار functional provisions ہیں۔ چار formal provisionsہوتی ہیں۔ پہلی clause ہےShort title and commencement ۔ اس ایکٹ کا نام ہے 'shall be called Defence Forces of Pakistan Act 2026’. یہ 'It shall come into force at once' جب یہ assentہو جاتا ہے۔ ہر special law کا ایک overriding effect ہوتا ہے، section 2میں وہ دیا گیا ہے۔ یہ formal provisionہے، یہ ہر ایکٹ کو اٹھائیں اس میں موجود ہوگی۔ Establishment of Defence Forces Headquarters اس میں establish کیا گیا ہے، کیونکہ یہ نیا عہدہ create کیا گیا جس نے ایک ربط، cohesion، coordinationایک طرح سے جناب ہم نے معرکہ حق میں دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو عزت سے نوازا ہے 8، 9اور 10 مئی کو، اس معرکے میں افواج پاکستان اسی coordination اور cohesion کے ساتھ لڑیں۔ ہماری برّی افواج نے، ہماری بحری افواج نے اور ہماری الحمدللہ فضائیہ نے اللہ تعالیٰ کے کرم سے اس قوم کو سرخرو کیا۔ (جاری ہے------T10)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: (جاری ہے۔۔۔) Section 2 میں دیا گیا ہے، یہ formal provision ہے، یہ ہر Act کو اٹھائیں اس میں موجود ہو گی۔ Establishment of Defence Forces Headquarters اس میں establish کیا گیا ہے کیونکہ یہ نیا عہدہ create کیا گیا جس نے ایک ربط، cohesion, coordination ایک طرح سے۔ ہم نے معرکہِ حق میں دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو عزت سے نوازا ہے 8، 9 اور 10 مئی کو، اس معرکے میں افواج پاکستان اسی coordination اور cohesion کے ساتھ لڑیں۔ ہماری بری افواج نے، ہماری بحری فوج نے اور الحمدللہ ہماری فضائیہ نے، اللہ تعالیٰ کے کرم سے اس قوم کو سرخرو کیا اور ہم اس میں فتح یاب ہوئے۔ یہ اس coordination اور cohesion کی وجہ تھی۔ اس کو اس میں translate کیا گیا، کہ یہ تینوں ادارے in coordination کام کریں گے، اس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

آگے کہا گیا ہے کہ جو افواج کی operational duties ہیں، وہ پہلے بھی انہی کے پاس ہیں۔ The Chief of Army Staff will serve concurrently as the Chief of Defence Forces (CDF). اس میں لکھا گیا ہے کہ جو محکمے کی تقرریاں، تبادلے ہیں جو پہلے بھی rules کے تحت ہوتے ہیں، اس حد تک وہ کریں گے اور جو آئین میں دیے گئے عہدے ہیں Chief of the Army Staff, Chief of Defence Forces, Chief of the Air Staff and Chief of the Naval Staff یہ تقرریاں آئین کے Article 243 کے تحت ہی ہوں گی یعنی کہ وہ وزیراعظم کی advice پر صدر کریں گے۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ Federal Government time to time انہیں directions دے گی کہ انہوں نے باقی معاملات کس طرح سے چلانے ہیں۔ اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ اگر کوئی further ابہام ہو تو Presidential Order کے ذریعے اس میں، اس ابہام کو دور کیا جا سکتا ہے۔ یہ 100 کے قریب دیگر Laws میں ہے اور اس کے بعد یہ ختم ہو جاتا ہے۔

اب دیکھیں اس میں ایسے کون سے کیمیائی تجزیے ہیں یا rocket science ہے؟ یہ total 6 operational ہیں، 4 provisions ہیں، 2 دوسرے میں ہیں، this is all about یہ نیشنل اسمبلی میں بھی کہا، اس کا ایک ایک حرف وہاں پڑھا گیا، لوگوں

نے سنا اور اس کے بعد پاس کیا ہے۔ یہ اس کا متن ہے، جو آپ کے tableپر پڑا ہوا ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ شکوہ، جواب شکوہ کرنے کی بجائے اس پر voting کروائیں اور Houseکی senseلیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے اپنا point of viewدے دیے ہیں، بلکہ آپ کو واک آؤٹ سے میں نے واپس بلایا ہے۔

سینیٹر ایمل ولی خان: نمبر ایک، منسٹر صاحب اپنی باتوں پر خود فرماتے ہیں کہ اس design کو پہلے ہم نےpractice اور اب اس کو آئین بنا رہے ہیں۔ مطلب آئین نہیں تھا تو یہ practice چل رہا تھا۔

جناب چیئرمین: آئین نہیں ہے، ترمیم۔

سینیٹر ایمل ولی خان: نمبر دو، میرا اگلہ صرف یہ ہے کہ آپ صرف انہی لوگوں پر پورا time focus کر رہے ہیں جو اس آئین کو ایک کاغذ کا ٹکڑا سمجھ کے ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں، جو اس آئین کی قدر کرتے ہیں ان کے لیے بنالیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے اپنا point of viewدے دیا، میں نے آپ کو واک آؤٹ نہیں کرنے دیا، اب آپ تشریف رکھیں گے اور میں announcement کرنا چاہتا ہوں۔ چیئرمین کشمیر کمیٹی رانا محمد قاسم نون اور سردار فتح اللہ خان، they are present in the gallery, we welcome them.

(The Chair recognized the presence of Chairman Kashmir Committee, Rana Muhammad Qasim Noon and Sardar Fateh Ullah Khan in the gallery)

جناب چیئرمین: میں صرف ایک بات کروں گا کہ جہاں تک منسٹر صاحب نے کہا ہے، supplementary item کے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے، وہ ہوتے رہے ہیں۔ میں نیشنل اسمبلی کا بھی اسپیکر رہا ہوں، اب سینیٹ کا بھی چیئرمین سینیٹ ہوں، I've been the custodian, وہ آئینی عہدہ ہے جو Parliamentary ہیں، ان کا I'm custodian of both the Houses. اب میرے لیے صرف یہ تھا، Opposition کو میں نے وقت دیا they walked out, آپ کرنا چاہ رہے تھے تو میں نے آپ کو روکا۔ تو میں نے یہ سوچا ہے، I have to take the sense of the House اُ کے مطابق چلوں گا۔

Khawaja Muhammad Asif, Defence Minister Sahib may move Order number 17.

Consideration and passage of [The Defence Forces of Pakistan Bill, 2026]

Khawaja Muhammad Asif, Minister for Defence: I, move that the Bill to provide for establishment of the Defence Forces Headquarters and powers and functions of the Chief of the Defence Forces [The Defence Forces of Pakistan Bill, 2026], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? I now put the Motion to the House.

(*The motion was carried unanimously*)

Mr. Chairman: The Motion is adopted unanimously. Second reading of the Bill Clauses 2 to 8, there is no amendment in Clauses 2 to 8. So I will put these Clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 to 8 do from part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: Clauses 2 and 8 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stand part of the Bill. Khawaja Muhammad Asif, Defence Minister Sahib may move order number 18.

Khawaja Muhammad Asif, Minister for Defence: I, move that the Bill to provide for establishment of the Defence Forces Headquarters and powers and

functions of the Chief of the Defence Forces [The Defence Forces of Pakistan Bill, 2026], be passed.

Mr. Chairman: I now put the Motion to the House.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Chairman: The Motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. Khawaja Muhammad Asif, Minister for Defence, may move Order No. 19.

Consideration and passage of [The National Command Authority (Amendment) Bill, 2026]

Khawaja Muhammad Asif: I, move that the Bill further to amend the National Command Authority Act, 2010 [The National Command Authority (Amendment) Bill, 2026], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: I now put the Motion to the House.

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: The Motion is adopted. Second reading of the Bill. Clauses 2 and 3, there is no amendment in Clauses 2 and 3. So I will put these Clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 and 3 do from part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: Clauses 2 and 3 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stand part of the Bill. Khawaja Muhammad Asif, may move Order No. 20.

Khawaja Muhammad Asif: I, move that the bill further to amend the National Command Authority Act, 2010, the National Command Authority (Amendment) Bill, 2026, be passed.

Mr. Chairman: I now put the Motion to the House.

(The motion was carried unanimously*)*

Mr. Chairman: The Motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. The proceedings of the House stands adjourned to meet again on Friday, 21st August, 2026 at 10:30 AM.

(The House was then adjourned to meet again on Thursday, 21st of August, 2026 at 10:30 AM.)